١٩٢ / ١٨٩

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولو مس ۔ اگر کسی نے عورت کو مس کیا اور اسے انزال ہوگیا۔ ۔ ۔ ۔ تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی اس کی دلیل یہ ہے کہ مس اور نظر کو مفضی الی الوطی ہونے کی وجہ سے وطی کے قائم مقام مان کران سے حرمت کو ثابت کیا گیا تھا مگر چونکہ یہاں انزال ہوگیا ہے اس لیے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ یہ مس ونظر مفضی الی الوطی بھی نہیں تھا اور غیر مفضی الی الوطی مس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اس لیے اس مس سے بھی حرمت کا ثبوت نہیں ہوگا اور اسی اختلاف پر عورت کے دبر میں آنا بھی ہے یعنی اگر انزال ہو جائے تو ہمارے یہاں وہ اتیان موجب حرمت نہیں ہوگا اور اگر انزال نہ ہو تو اس کے مفضی الی الوطی ہونے کی وجہ سے اس سے حرمت مصاہرت کا ثبوت ہوگا۔ (احسن الہدایہ ص ۱۴۱، ج ۴، احکام نکاح محرمات کا بیان، مکتبہ رحمانیہ)

اگر مس کیا پھر انزال ہوگیا تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ مس بالشہوت مفضی الی الوطی ہونے کی وجہ سے وطی کے قائم مقام تھا اور انزال ہونے سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ مس مفضی الی الوطی نہیں ہے لہذا وطی کے قائم مقام بھی نہیں ہوگا۔ (اشرف الہدایہ، کتاب النکاح، ص ۲۷، ج ۴ محرمات کا بیان)

جناب مفتی صاحب! مذکورہ بالا عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ انزال ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے پائے جانے کی وجہ سے مس بالشہوۃ حرمت مصاہرت کو ثابت نہیں کر سکتا کیوں کہ انزال سے یہ یقین حاصل ہوگیا کہ اب مرد وطی اور دخول نہیں کرے گا تو اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر مس بالشہوۃ کے وقت انزال کی طرح کوئی اور ایسی چیز پائی جائے کہ جس کے پائے جانے سے یہ یقین محکم حاصل ہو جائے کہ نہ چاہتے ہوئے اتفاقی طور پر مس بالشہوۃ کرنے والا مرد یا عورت مس بالشہوۃ کرنے سے صرف مس بالشہوۃ تک ہی محدود رہیں گے زنا یا وطی ان کی طرف سے نہیں پایا جائے گا یا اس مس بالشہوۃ کے وقت حالات ہی ایسے ہوں گے کہ یہ زنا یہ وطی اس وقت کر ہی نہیں سکیں گے دوسرے لوگوں کے بالکل قریب کھڑے ہونے کی وجہ سے اور اس مرد وعورت کے آپس میں مامی بھانجا ہونیکی وجہ سے شرم وحیا کی کثرت کی وجہ سے ایک دوسرے پر زنا یا وطی کی جرأت یقینی طور پر نہ کرنے کی وجہ سے تو کیا اس طرح کے مس بالشہوۃ سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟ یاد رہے کہ یہ مس بالشہوۃ بھی اس طرح کا ہے کہ یہ مرد اور عورت خاص طور پر مس بالشہوۃ کرنے کے لیے ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ اتفاقی طور پر گھر کے کسی کام کو اکھٹے کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو یہ مس بالشہوۃ ہوگیا تو کیا اس طرح کے اتفاقی مس بالشہوۃ سے کہ جس کے ہوتے وقت یہ یقین محکم حاصل ہے کہ یہ مرد وعورت وطی اور دخول کی طرف نہیں آئیں گے کیا اس مس بالشہوۃ سے حرمت مصاہرت ثابت ہوگی؟ یاد رہے کہ یہ مس بالشہوۃ کرنے والا مرد اپنی بستی کا عالم دین ہونے کے شرم وحیا کی وجہ سے اور بھانجا ہونے کے شرم وحیا کی وجہ سے مس بالشہوۃ سے زنا یا وطی کا ارادہ یا جرائت بالکل نہیں رکھتا اور نہ ہی اس وقت ان کے پاس وطی یا زنا کرنے کا وقت تھا اور نہ کبھی اس مرد اور ممسوسہ کے درمیان ایک دوسرے سے پیار اور محبت کی باتیں ہوئی ہیں نہ ایک دوسرے کو قصدا چھیڑا ہے نہ غلط کام کا ارادہ کیا نہ پہلے نہ بعد میں تو کیا پھر بھی اس مس بالشہوۃ سے حرمت ثابت ہو جائے گی؟

١٩٢ / ١٨٩

یادر ہے کہ مسلک شافعی میں تو مس بالشہوۃ سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی اور مسلک حنفی میں بھی حرمت مصاہرت کا اصل
ت تو دخول اور وطی سے ہوتا ہے جیسا کہ احسن الہدایہ میں انہیں صفحات میں یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے اور مس بالشہوۃ سے مسلک حنفی میں حرمت
ہرت کو احتیاطاً ثابت کیا جاتا ہے کہ کہیں یہ مرد اور ممسوسہ مس بالشہوۃ سے وطی کی طرف نہ چلے جائیں۔ اور یہاں تو یہ یقین ہے کہ سوال
ذکر کردہ مرد اور عورت کا مس بالشہوۃ سے دخول اور وطی کا ارادہ ہرگز ہرگز نہیں تھا تو کیا اس مرد اور عورت کے اس مس بالشہوۃ سے حرمت
ہرت ثابت ہو جائے گی؟

یادر ہے کہ یہ مس کرنے والا مرد اپنی بستی کا عالم دین ہے اور یہ جانتا ہے کہ میں نے اگر اس ممسوسہ عورت کی لڑکی سے شادی کرنے
عراض کیا یا یہ مس بالشہوۃ والا عذر پیش کیا تو رشتہ داروں اور بستی والوں میں بہت زیادہ بدنام ہو جاؤں گا اور لڑائی اور فتنہ کھڑا ہو جائے گا
بہت شروع سے ہی اس مس کرنے والے مرد کی منگنی اس ممسوسہ کی لڑکی سے ہو چکی ہے اور اب شادی ہونے والی ہے تو کیا اس عذر کی
یہ مس کرنے والا مرد امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟

0306-8327068
محمد فاروق ۔۔ بہاولپور

اس پتہ پر جواب بھیجیں
حضرت مولانا فاروق صاحب
جامعہ نظام مصطفیٰ نزد طبیہ کالج
بیرون ملتانی گیٹ بہاولپور

١٢ / ١٨٩
18 SEP 2017
18 SEP 2017

الجواب

شریعت مطہرہ کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ سبب کو مسبب کے قائمقام کرکے حکم جاری کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ فتح القدیر میں

وإقامة السبب مقام المسبب أصل شائع فی الشرع۔ (فتح القدیر)

جیسے مسافر شرعی کو نماز قصر کرنے کا حکم ہے، اور روزہ افطار (چھوڑنے) کرنے کی اجازت ہے، اس کی علت حسب تصریحات فقہاء مشقت ہے ایک شخص تندرست اور جوان ہو ہوائی جہاز میں کراچی جاتا ہے ایک گھنٹہ کا سفر ہے، بظاہر کوئی مشقت نہیں، لیکن اس کے باوجود اس جوان کیلئے نماز قصر کی سہولت حاصل ہوگی، یہاں نفس سفر جو سبب ہے اسے مسبب (مشقت) کے قائم مقام کرتے ہوئے قصر کا حکم جاری کردیا گیا۔

اسی طرح گہری نیند کو خروج ریح کے قائمقام کرتے ہوئے نقضِ وضوء کا حکم جاری ہوا۔

یقام السفر مقام المشقة والنكاح مقام الوطء والنوم مضطجعا أو متورکا مقام الحدث ونحو ذلک۔ (بدائع)

ومنها کون المال ناميا؛ لأن معنى الزكاة وهو النماء لا يحصل إلا من المال النامی ولسنا نعنی به حقيقة النماء؛ لأن ذلک غير معتبر وإنما نعنی به کون المال معدا للاستنماء بالتجارة أو بالإسامة؛ لأن الإسامة سبب لحصول الدر والنسل والسمن والتجارة سبب لحصول الربح فيقام السبب مقام المسبب وتعلق الحكم به كالسفر مع المشقة والنكاح مع الوطء والنوم مع الحدث ونحو ذلک (بدائع)

اسی طرح مباشرت فاحشہ یعنی مرد وعورت کا اپنی شرمگاہوں کو ملانے سے وضو ختم ہوجاتا ہے، اگرچہ کسی چیز کا خروج نہ ہوا ہو۔ یہاں بھی مباشرت فاحشہ (سبب) کو خروج مذی (مسبّب) کا قائم مقام قرار دیتے ہوئے نقضِ وضوء کا حکم جاری ہوگیا۔

وأما الحدث الحكمی فنوعان أيضا أحدهما أن يوجد أمر يكون سببا لخروج النجس الحقيقی غالبا فيقام السبب مقام المسبب احتياطا والثانی أن لا يوجد شیء من ذلک لكنه جعل حدثا شرعا تعبدا محضا أما الأول فأنواع منها المباشرة الفاحشة وهو أن يباشر الرجل المرأة بشهوة وينتشر لها وليس بينهما ثوب........ وذكر الكرخی ملاقاة الفرجين أيضا۔ (بدائع)

اسی ضابطہ کے تحت زیر بحث مسئلہ میں ثبوتِ حرمت مصاہرۃ کا اصل سبب وطی کی وجہ سے علاقہ جزئیت کا قائم ہونا ہے۔ اسی جزئیت کی وجہ سے زانی اور مزنیہ پر ایک دوسرے کے اصول وفروع حرام ہوجاتے ہیں، کیونکہ ان سے انتفاع اپنے جزء سے انتفاع ہے:

ولنا أن الوطء سبب الجزئية بواسطة الولد حتى يضاف إلى كل واحد منهما كملا فتصير أصولها وفروعها كأصوله وفروعه وكذلک على العكس والاستمتاع بالجزء حرام إلا فی موضع الضرورة وهی الموطوئة والوطء محرم من حيث إنه سبب الولد لا من حيث إنه

زنا۔ (فتح القدیر)

بوسہ اور مس بالشہوت چونکہ مفضی الی الوطی ہو سکتے ہیں اس لیے بوسہ یا مس بالشہوت کو ہمبستری کے قائم مقام قرار دیتے ہوئے وہی احکامات جو وطی اور ہمبستری کے تھے وہ سارے جاری ہو جائیں گے؛ کیونکہ سبب کا پایا جانا مسبب کے پائے جانے کے مترادف ہے، قطع نظر اس بات کے کہ ہمبستری کا پروگرام تھا یا نہیں، کوئی مانع تھا یا نہیں، تنہائی تھی یا مجمع تھا، عالم ہو یا جاہل، فتنہ کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔

بہر حال زیر بحث مس بالشہوت اور بوسہ کو وطی کے حکم میں قرار دیتے ہوئے مذکورہ بالا تمام صورتوں میں حرمت مصاہرۃ کا حکم جاری ہو جائیگا۔

انزال فی المس والقبلہ:

اگر دورانِ مس وقبلہ انزال ہوگیا تو اس صورت میں اس مس کو وطی کے قائمقام نہ کریں گے؛ کیونکہ اس مس بالشہوت میں مفضی الی الوطی بننے کی صلاحیت نہیں۔ ہر ذی شعور انسان اس کا معترف ہے۔ نیز یہ ایک بدیہی امر ہے۔

حضرت امام شافعیؒ کا مسلک "حنفی مسلک" کے مقابلہ میں مرجوح ہے۔ جبکہ مرجوع قول پر عمل کرنا یا فتویٰ دینا جائز نہیں، چنانچہ شرح عقود رسم المفتی میں ہے:

"ان المجتہد والمقلد لایحل لهما الحکم والافتاء بغیر الراجح"

(شرح عقود، صفحہ: ۳)

امام قاسم بن قطلوبغاؒ فرماتے ہیں:

"المرجوح فی مقابلة الراجح بمنزلة العدم" (شرح عقود، صفحہ: ۴)

اس لیے مرجوح قول پر عمل کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام شافعیؒ کی تحقیق کے مطابق اگر زیر بحث صورتوں میں بدکاری اور زنا بھی سرزد ہو جائے تب بھی حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے:

"قال الشافعی رحمہ اللہ الزنا لایوجب حرمة المصاهرة لانها نعمة فلا تنال بالمحظور۔"

(ہدایہ جلد: ۲، صفحہ: ۳۰۹)

لہٰذا امام شافعیؒ کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم..........

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان